

نہیں!

ستارہ:

تو پھر اسے معصوم کیوں سمجھا؟

افتخار:

مجھے تم بھی معصوم لگتے ہو۔

ستارہ:

یہ بھی تمہاری غلطی ہے..... کیونکہ میں اچھا خاصہ Cunning اور لو مڑی

افتخار:

جیسا آدمی ہوں۔

ستارہ:

ہاں وہ تو تم ہو..... لیکن اس کے باوجود تم معصوم ہو۔

افتخار:

خدا کے لیے ساری دنیا کی ماں بننا چھوڑ دو! ماں کو بڑے دکھ جھینانا پڑتے ہیں، اولاد

کے لیے..... بہت کچھ درگزر کرنا پڑتا ہے..... بہت کچھ سہم جانا پڑتا ہے۔ تمہاری

عمر عورت بننے کی ہے۔ عورت ہو! لا کاف شاکل تبدیل کرو اپنا۔ ہمیر شاکل

بدلو۔ کوئی کام کا مرد تلاش کرو۔ اس لمبے چہرے کو جس پر ہکان کے آثار ہیں،

کوئی پسند نہیں کرے گا۔ ایک Exploiter کا چہرہ بناؤ۔ کم بخشن ایکشرون میں

سارا وقت گزرتا ہے تیرا، کچھ سیکھ ان سے احمد۔

وہ بھی اندر سے مردار چھپکلیاں ہوتی ہیں سب کی سب۔

اچھا تمہارا میرا یہ آخری ڈزر ہے..... خدا کے لیے خوشی، اشتہا اور رغبت سے

کھاؤ..... اور چہرہ خوش بناؤ..... فوراً، فوراً!

اللہ پر نہیں تم میرے ساتھ کتنے آخری ڈزر کھا چکے ہو!

(ستارہ مکرتی ہے۔ افتخار ڈائریکٹروں کی طرح ہاتھ انھا کراستے اپنے فریم میں رکھتا ہے۔)

افتخار: شاث او کے!

کٹ

میں 9 ان ڈور دن

(ڈائریکٹر ظہیر اور ایک میوزک ڈائریکٹر ستارہ کے ڈرائیکٹ روم میں بیٹھے ہیں۔

سامنے چائے گئی ہے۔)

ستارہ: ظہیر صاحب! آپ کی بڑی مہربانی ہے لیکن میں آپ کی فلم کے لیے خدا قسم سائی نہیں کر سکتی۔ میرے پاس پہلے ہی بہت کام ہے۔

ظہیر: پہلے آپ نے کہا تھا کہ آپ کو صرف یہ اعتراض ہے کہ lead Male پر استاد کریم نہ لگائیں۔ اب میں نے ان کا منٹا ختم کر دیا ہے۔ جو سائی انہیں دی تھی، وہ بھی ہاتھ سے جانے دی۔

ستارہ: آپ خود میری ڈائریکٹر ہیں..... کوئی ڈیٹھ خالی نہیں اگلے تین مہینوں تک۔

میوزک: اب میڈم ہم تو بڑی امید بلے کر آئے ہیں، آپ ہمیں نامید کر کے نہ بھیجن۔ میوزک میں تو جان ہوتی ہے۔ ساری فلم کی..... فلم کے میوزک کا گہرا تعلق ہے باس آفس سے۔

ظہیر: آپ مجھ سے سوری کی لائی بھی سن لیں چاہے، انشاء اللہ آپ کو پسند آئے گی کہانی گانے بھی سارے ایسی پچونیشوں میں ہیں کہ نیچرل لگتے ہیں..... لیکن شرط یہ ہے کہ گلا آپ کا ہو۔ ماشر جی ذرا وہ غزل تو سنائیں میڈم کو۔

ستارہ: میں غزل سن کر کیا کروں گی ظہیر صاحب، میرے پاس وقت نہیں ہے۔

میوزک: آپ سنیں تو سبھی میڈم جی..... میاں کی نوڑی میں باندھی ہے غزل!
(صوفے سے انٹھ کر نیچے فرش پر بیٹھتا ہے۔ ہار موہم انٹھ کر غزل کا پہلا شعر گاتا ہے۔)

میوزک: ذرا یہاں آئیں میڈم، ایک منٹ کے لیے۔
(ستارہ بادل نخواستاً نہیں ہے۔)

میوزک: ذرا کہیں تو میرے پیچے پیچھے!

کل ہم نے پہنا دیکھا ہے
جو اپنا ہو نہیں سکتا ہے
اس شخص کو اپنا دیکھا ہے

(ستارہ جو اکتا ہوئی ہے ان مصر عوں کو سن کر جیسے یکدم دلچسپی لیتی ہے۔ ماشر دوبارہ اس کی دھن بجا کر کاپی ستارہ کے آگے رکھتا ہے۔ وہ آواز لگاتی ہے۔)

ستارہ: کل ہم نے پہنا دیکھا ہے

جو اپنا ہو نہیں سکتا ہے
اس شخص کو اپنا دیکھا ہے

میوزک: وہا..... سبحان اللہ! بس جی، پیر کپڑلیں آپ میڈم کے۔ بس ہو گئی بات پکی جی۔
لڑو منگوائیں جی، اللہ و!

ستارہ: آپ کمال کرتے ہیں۔ ماشر خاور صاحب! کوئی بات بھی ہو۔

ظہیر: دیکھیں جی، ہم آپ کو گھر پر کسی فرصت کے وقت ریہر سل کرا جائیں گے۔ صرف آپ ریکارڈنگ کا وقت نکالیں۔ سارے کام میں باقی آپ کا وقت ضائع نہیں ہو گا۔

میوزک: بس جی میں تو یہیں بیٹھا رہوں گا دھرنامار کر جب تک یہ مانیں گی نہیں۔ کوئی بات ہے..... کیا جان بھر دی ہے، روح پھونک دی ہے..... (کا کر) کل ہم نے پسندادیکھا ہے۔

ظہیر: اچھا جی چلیں۔ آپ سوچ لیں دو دوں، چار دوں..... صاف انکار نہ کریں.....

ستارہ: اچھا جی مجھے مہلت دیں۔

ظہیر: میں آپ کو جمعرات کے روز فون کروں گا۔

ستارہ: جمعرات کو نہیں ظہیر صاحب، جمعہ کو۔

میوزک: (دھن ہار مو نیم پر بجا کر) یاد رکھیں میڈم نی کو مل لے گا (کا کر) کل ہم نے پسندادیکھا ہے۔

ظہیر: اچھا جی اجازت دیں..... چائے کے لیے بہت بہت شکر یہ!

میوزک: مجھ پر ترس رکھنا میڈم..... مجھے پہلا چانس ملا ہے۔ میوزک ڈائریکٹ کرنے کا۔

ستارہ: سلام علیکم.....

ظہیر / میوزک: و علیکم سلام!

(دو نوں چلے جاتے ہیں۔ ستارہ چند لمحے چپ چاپ کھڑی ہے۔ پھر صوفے سے اتر کر

قلیں پر پیٹھتی ہے اور ہار مو نیم بجائی ہے۔ ایک دوبار دھن غلط آتی ہے، پھر درست سرگم

کل آتی ہے گاتی ہے۔)

ستارہ: کل ہم نے پسندادیکھا ہے

جو اپنا ہو نہیں سکتا ہے
اس شخص کو اپنا دیکھا ہے

کٹ

سین 10 ان ڈور صح کا وقت

(ستارہ کل ہم نے سپنادیکھا ہے گنگا رہی ہے ساتھ ہی ساتھ وہ تیار بھی ہو رہی ہے۔ فون بجتا ہے۔ وہ جا کر اٹھاتی ہے۔)

ستارہ: ہیلو.....؟ اچھا عاشی! (کچھ دیر سنتی ہے) بھتی میں نے آنا تھا مہورت پر بائے گاڑ لیکن ریکارڈنگ پر دیگ گئی۔ فراہد صاحب کو کیا حق پہنچتا ہے ناراض ہونے کا! میں نے اس گدھے آدمی سے کب وعدہ کیا تھا؟ عاشی ذیزیر، ایک منٹ کے لیے ساری بات سنو! تم کو پتہ ہے ناں ماسٹر گنگو ہی کا..... تین میکیں ہوئی ہیں۔ سارا گانا فرست کلاس گیا۔ تینوں بازاں ایک غلطی نہیں ہوئی..... لیکن گنگو ہی صاحب تو جھاگیں اڑا رہے تھے مدد سے..... بے چارے کارنٹ والے کو تو کان سے پکڑ لیا۔ (کچھ سنتے ہوئے) ذرا فلم انڈسٹری میں ان کی عزت کیا ہے، توہہ اس قدر ڈکٹیٹر بنے رہتے ہیں..... بیٹھے بیٹھے تو عین ریکارڈنگ کے وقت Bridge بدل لیتے ہیں۔ (وقفہ) ناں میری جان، میں تیری ہر فلم کے مہورت پر آؤں گی آئندہ..... صح وعدہ! (ہنس کر) بشرطیکہ گنگو ہی صاحب کی ریکارڈنگ نہ ہوئی تو..... خدا حافظ..... خدا حافظ جی۔

(اس وقت آپا داخل ہوتی ہے۔ اس نے سر کو تازہ تازہ تیل لگایا ہے اور وہ اپنے سر کو مساج کر رہی ہے۔)

ستارہ: آئیے جی..... آئیے آپا جی..... پیار یو.....

آپا: کہیں جا رہی ہو ستارہ؟

ستارہ: ہاں جی، ریڈی یو سٹیشن پر پروگرام ہے آج۔

کبھی گھر بھی بیٹھا کرو۔ ہم تو تمہیں دیکھنے کو ترس گئے۔

آپا: ستارہ:
کیا کروں! میرا پناہرا اول کرتا ہے..... بلکہ ایکا سخا رہ، زکام ہو..... لحاف میں پڑی
رہوں دن بھر..... سارے گھروالے کبھی بخنی پلائیں کبھی جوس لائیں.....
خاطریں ہوں، خدمتیں ہوں۔

آپا: ستارہ:
ہائے ہائے خدا نہ کرے! ویسے ہی ہم سب خدمت کو حاضر ہیں۔

آپا: ستارہ:
کچھ منگوانا تو نہیں انارکلی سے؟

آپا: ستارہ:
وہ فون آیا تھا اس کا..... حرام زادے کا۔

آپا: ستارہ:
پھر؟

آپا: ستارہ:
تمہارے بہنوئی مفت خورے نے گھرد کیکھ لیا ہے اور کیا!

آپا: ستارہ:
کیا کہتے ہیں بھائی جان؟

آپا: ستارہ:
ثیوب ولیل لگوار ہے ہیں زمینوں پر۔ مجھے کہا ہے کہ ہیں ہزار اور چاہیئیں۔ یہاں
میں نے اس کی ماں کا بینک کھول رکھا ہے ناں!

آپا: ستارہ:
(کچھ سوچ کر) بھائی جان کو سوچنا چاہیے کہ ہم نے بھی کوئی شروع کر رکھی ہے۔

آپا: ستارہ:
سوچنے والے دن وہ پیدا ہی نہیں ہوا۔ تج تک خود غرض ہے نکھد آدمی.....

آپا: ستارہ:
چکا بد معاش!

آپا: ستارہ:
ہائے تو بہ آپا، کیسی باتیں کرتی ہیں آپ!

آپا: ستارہ:
کچھ بیوی بچے کا حق بھی ہوتا ہے کہ نہیں؟

آپا: ستارہ:
آپ ان کے ساتھ جا کر رہیں آپا جی..... پھر وہ آپ کا حق پہچانے لگیں گے۔

آپا: ستارہ:
وہاں اس کی ماں رہنے بھی دے ساتھ..... ہم کو تو سارا دن چھپڑوں کا پانی ہی پلانا

ہے اس بڑھی جھاؤ نے۔ خود سارا دن لیاں پی پی کر بگھیاڑی بنی جاتی ہے بیٹی کی

آپا: ستارہ:
کمائی پر۔

آپا: ستارہ:
اچھا تو زمینیں آپ کے لیے ہی بن رہی ہے ناں..... جو کچھ مصیبت نیاز بھائی جھیل

رہے ہیں آپا جی، اس کا پھل تو آپ ہی کھائیں گی۔

آپا: ستارہ:
سارے گھرانے کے مردوں نے دودو میں تین بڑھیاں کر رکھی ہیں، نیاز کوئی پیچھے

رہے گا۔ اس کا ذرا باہتھ سخالا ہو جانے دو تم ستارہ، مجھے فٹ چھٹی مل جائے گی۔

اس لیے تو میں اس کے ساتھ نہیں رہتی۔ چاہی رہنے دو میری اسے!

ستارہ: اب فون آئے تو بتا دیں آپ بھائی جان کو کہ ادھر ہمیں خود مصیبت بڑی ہوئی

ہے۔ آج کل میں چھتیں پڑنے والی ہیں۔ سینٹ سریا ویسے نہیں مل رہا۔ سب

ایڈوانس مانگتے ہیں۔

آپا: بتا دوں گی، بتا دوں گی..... پھر وہ کوئی اڑنگا دے گا۔ سب سکیمیں اس کی ماں سمجھاتی

ہے، لو مری ہے لو مری..... پتے باز کہیں کی! (ڈرینگ ٹیبل پر جھک کر) یہ نیاشید

لیا ہے لپ شک کا.....

ستارہ: کون سا؟

آپا: یہ براون رنگ.....؟

ستارہ: ہاں جی..... بڑی مشکل سے یہ شیڈ ملا ہے۔

آپا: میں لے لوں یہ لپ شک..... میرے چوکلیٹ غرارے کے ساتھ ٹھیک رہے گی۔

ستارہ: ابھی میں نے استعمال نہیں کی آپا جی۔

آپا: تم جاتور ہی ہو باہر..... وہاں سے خرید لانا ایک اور!

(آپا لپ شک لے کر جاتی ہے، ستارہ ادھر دیکھتی رہ جاتی ہے۔ آپا پھر آتی ہے۔)

آپا: تھینک یو!

(یہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔ ستارہ پھر جراثی سے ادھر دیکھتی ہے.....)

کٹ

میں 11 آوٹ ڈور دن

(ستارہ ریڈیو پاکستان سے باہر نکلتی ہے۔ بیڑھیاں اترتی ہے اور ریڈیو شیشن کے سامنے پارک کی ہوئی کاروں میں سے ایک میں بیٹھتی ہے۔ بیک کر کے گاڑی موڑتی ہے۔ وریں اشاریہ یو شیشن کے اندر سے سکندر باہر نکلتا ہے۔ جس وقت ستارہ کار موڑ کر باہر نکلنے والی

ہے، اسے سکندر نظر آتا ہے۔ وہ Wave کرتی ہے۔ سکندر بڑی گرجوٹی سے ہاتھ ہلاتا ہے۔ پھر ذرا آگے جا کر ستارہ کارروائی ہے۔ سکندر بھاگ کر پاس پہنچتا ہے اور ذرا ایکور والی سیٹ کی طرف آگزٹھے میں کہنی رکھ کر ستارہ سے باٹھنے کرتا ہے۔)

سلام علیکم سر جی.....!

ستارہ: سکندر: و علیکم! یہاں کیا کر رہے ہیں آپ؟

آڈیشن دینے آیا تھا!

ستارہ: سکندر: پھر..... آواز Approve ہو گئی؟

ستارہ: سکندر: آج جمال راحت صاحب نہیں آئے..... سنابے ان کی بیوی بیمار ہے۔

ستارہ: سکندر: یعنی آڈیشن کینسل ہو گئی آج۔

ستارہ: سکندر: یہ میرا تیسرا ہفتہ ہے ریڈی یو شیش پر۔ ہر ہفتہ میں واکسٹ کے لیے آتا ہوں اور ہر ہفتے کچھ نہ کچھ ہو جاتا ہے..... آپ..... آپ کا تو کوئی پروگرام ہو گانا؟

ستارہ: سکندر: ایک غنائیہ تھا۔ مجھے تو وقت نہیں تھا لیکن عرفی صاحب بے چارے بڑے اچھے آدمی ہیں۔ ان سے پرانے مراسم ہیں..... انہوں نے غنائیہ لکھا ہے..... مرودت میں آنا پڑا۔

ستارہ: سکندر: (لبی آہ بھر کر) کیا خوش قسمتی ہے!

ستارہ: سکندر: کیا مطلب؟

ستارہ: سکندر: ایک ہم ہیں کہ واکسٹ کو ترستے ہیں، ایک وہ ہیں کہ جن کے پیچھے لوگ بھاگتے ہیں۔

ستارہ: سکندر: رہنے دو سکندر اب!

ستارہ: سکندر: آپ مجھے لفٹ دے سکیں گی پلیز؟

ستارہ: سکندر: کہاں تک؟

ستارہ: سکندر: آپ کہاں جا رہی ہیں؟

ستارہ: سکندر: میں تو ملتان روڈ پر جاؤں گی۔

ستارہ: سکندر: ٹھیک ہے جی، پھر میں پیدل چلا جاؤں گا۔

ستارہ: پر آپ بتائیں تو سہی آپ کو جانا کہاں ہے؟

سکندر: نہر کے پل تک!

ستارہ: (دروازہ کھول کر) آئے..... آئیں!

سکندر: آپ کے لیے آؤٹ آف دی وے ہو جائے گا!

ستارہ: آئیں آئیں کبھی کبھی آؤٹ آف دی وے بھی ہو جانا چاہیے لائف شاکل میں..... (سکندر اس کے ساتھ بیٹھتا ہے۔ وہ کارروانہ کرتی ہے۔)

کٹ

میں 12 آؤٹ ڈور شام کا وقت

(سکندر اور ستارہ ایک بیٹھ پر بیٹھے ہیں۔ پاس ہی ایک بڑی سی جھاڑی ہے۔ اور سامنے بجلی کا کھماکا ہے۔ یہ جگہ جناح باغ کا ایک گوشہ گلتا ہے۔)

سکندر: گھر..... کیا گھر؟ گھر مال کے ساتھ ہوتا ہے میدم۔ ماں سوتیلی ہو تو پھر گھر قبرستان بن جاتا ہے۔

ستارہ: پھر؟

سکندر: جب میں رات کو گھر سے بھاگا تو میری جیب میں ایک روپاں اور دو روپے تھے۔ وہ دو روپے میں نے اب کی جیب سے چڑائے تھے۔

ستارہ: اس کے بعد؟

سکندر: اس کے بعد بہت لمبا سفر ہے..... کبھی ایک رشتہ دار کے، کبھی دوسرے کے..... کبھی منتیں، کبھی جھوٹ، کبھی خوشامد..... کبھی ہیرا پھیری، کبھی سیدھی چالاکی..... کبھی منہ زوریاں، دھمکیاں، فساد۔

ستارہ: (دکھ سے) پھر بھی تمہاری ہمت ہے کہ تم نے لاء کر لیا۔

سکندر: لاء؟..... لاء میرے سامنے کیا ہے۔ میں اب ساری دنیا کو تغیر کر سکتا ہوں۔ کبھی

بھی میرے اندر اس قدر غصہ، اس قدر بھڑکی لگ جاتی ہے کہ میرا جی چاہتا ہے ساری کائنات کو ہاتھ میں لے کر اس طرح دباوں، اس طرح دباوں کے اس کا برادہ بن جائے..... (مٹھی بھینچتا ہے) یوں!

ستارہ: عجیب اتفاق ہے..... میری ماں بھی سوتیلی تھی..... لیکن مجھے لگتا ہے کہ جیسے مجھے زندگی میں جو کچھ ملا، سب اس کی دعاوں سے ملا!

سکندر: سوتیلی ماں اچھی نہیں ہوتی!

ستارہ: تجربات کا، لوگوں کا، حادثات کا کچھ طے نہیں ہے سکندر۔ وہی تجربہ جو ایک شخص کو کندن بناتا ہے، کسی دوسرے کو چکنا چور کر دیتا ہے۔ موگنگ پھلی کے چھکلوں کی طرح۔

سکندر: میرے دل میں غم و غصے کی جو آگ ہے، وہ ہر لحظہ دمکتی رہتی ہے۔ اس کی آنج کبھی کم نہیں ہوتی..... یہ کبھی راکھ میں نہیں بدل سکتی۔

ستارہ: میرے ابا بہت سخت تھے اور میری سوتیلی ماں عمر میں ان سے بہت چھوٹی تھی..... وہ سارا دن چچپوندر کی طرح دیواروں کے ساتھ ساتھ لگ کر چلا کرتی تھی..... اسے ابا جی سے بہت ڈر لگتا تھا، میری طرح.....

سکندر: میرے سامنے اس کا نام نہ لیں آپ پلیز۔

ستارہ: جس رات میں گھر سے بھاگی ہوں، اس رات میں بہت خوف زدہ تھی..... چھوٹی ماں سے بھی زیادہ..... اسے جیسے معلوم تھا کہ میں بھاگ جاؤں گی..... رات کو وہ میرے پاس آئی۔ کوئی گیارہ بجے کا وقت تھا۔ وہ..... ایسے ہی دن تھے..... ہلکی ہلکی سردی کے، پت جھڑکی ہواں کے۔

سکندر: میری سوتیلی ماں کو پتہ چل جاتا تو وہ بھاگنے سے پہلے مجھے قتل کر دیتی۔

ستارہ: چھوٹی ماں میرے پاس آئی اور میری رضاۓ میں پانچتی بیٹھ گئی.....

سکندر: آپ نے اسے اپنے بستر میں گھننے کیوں دیا؟

ستارہ: کیونکہ وہ مجھے سے بھی زیادہ ڈری ہوتی تھی۔ کہنے لگی "تارا اگر..... اگر کبھی بھاگنے کو جی چاہے کسی کا..... تو وہ کیا کرے؟"..... "بھاگ جائے!....." میں نے جواب دیا۔

- پھر وہ دیر تک نہیں بولی، چپ چاپ بیٹھی رہی۔ وہ آنسوؤں کے بہت قریب تھی۔
- سکندر: چالاک حسینہ، بہانے خور!
- ستارہ: پھر اس نے مجھے کندن کا ایک بڑا خوبصورت ہار دیا اور بولی "یہ تیرے لیے ہے۔" میں تو پچی ڈر گئی۔ میں نے کہا "چھوٹی ماں کس لیے؟" تو وہ بولی "کبھی کبھی اچانک دلوں بننا پڑتا ہے۔ پھر اگر مایکہ گھر کا کچھ بھی ساتھ نہ ہو تو دل بجھ جاتا ہے۔"
- سکندر: اور..... اور آپ اس کی باتوں میں آگئیں؟
- ستارہ: وہ خود میری باتوں میں آگئی تھی شاید!
- سکندر: آپ ایسے ہی Shock کرنے کے لیے اٹھی باتیں کرتی تھیں۔
- ستارہ: میرے ساتھ بہت کچھ لٹا ہوا ہے..... عام روشن سے ہٹ کر، عام حادثات سے پرے۔ دیکھو سکندر! کبھی کبھی جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے، دراصل وہ اصل نہیں ہوتا بلکہ ایک غلاف ہوتا ہے..... ایک پردہ ہوتا ہے۔ آدمی اپنی جاہلیت کی وجہ سے، اپنے موٹے دماغ کی وجہ سے، اپنی پچھلی سوچوں کی وجہ سے، اس حباب کو، اس پردے کو ہٹا نہیں سکتا اور اسی لیے..... اسی لیے کئی بار جو فیصلے اسے کرنے چاہئیں، وہ نہیں ہوپاتے۔
- سکندر: آپ کامیاب ہو گئیں اس لیے آپ کے تجربات پر سونے کا پترا چڑھ گیا ہے۔ جو آدمی بھی اپنے پروفیشن میں کامیاب ہو جاتا ہے، اس کی سوچ آپ جیسی ہو جاتی ہے۔
- ستارہ: تم پروفیشن کی کامیابی کو بہت بڑی چیز سمجھتے ہو؟
- سکندر: اصل چیز یہ ہے! آپ جو بھی سمجھیں، کہیں لیکن دراصل وہی آدمی کامیاب شمار ہوتا ہے جو اپنے پروفیشن کی بلندیوں کو چھوپ لیتا ہے۔
- ستارہ: جب تم سپریم کورٹ کے نج بنا جاؤ گے تو تم بہت مطمئن، خوش اور قانع ہو گے؟..... بولو!
- سکندر: میں سپریم کورٹ کا چیف جسٹس بنانا نہیں چاہتا۔
- ستارہ: پھر.....؟ پھر کیا Ambition ہے تمہاری؟
- سکندر: آپ کی طرح مشہور ہو جاؤں! گھر گھر ریڈیو پر میرے گیت بھیں، میرے لانگ

پلے کمیں..... راتوں رات میں پاکستان کا ایک مشہور آدمی بن جاؤں!
اور اگر ایسے ہو گیا تو پھر؟

ستارہ: سکندر: تو پھر میں دنیا کا خوش ترین، خوش قسمت ترین آدمی ہوں گا۔ (یہ گیت لکھوایے جس میں صرت کی Definition ہو۔ یکدم ایک مصروف گا کر بند کرتا ہے یہ آپ کا گیت ہے..... یاد ہے آپ کو؟
(ستارہ نفی میں سر ہلاتی ہے۔)

کٹ

سین 13 ان ڈور رات

(پلنگ پر لیٹئے ہوئے ستارہ فون پر کہتی ہے۔)

ستارہ: ظہیر صاحب! میں میری ایک شرط ہے..... اگر Lead Male پر آپ میری پسند کی واکس لیں تو میں آپ کے گانے گا دوں گی؛ بلکہ مفت گا دوں گی..... جی..... جی..... سن رہی ہوں.....

کٹ

3 قسط

کردار

ستارہ: دو حصوں میں بٹی ہوئی پر سنیٹی۔

سکندر: شہرت کو حاصل کرنے کے لیے حدیں پھلانگ جانے والا۔

ظہیر: فلم ڈائریکٹر۔

افتخار: اچھے دل اور جسم کا مالک۔

عاصم: نوجوان، کابل مزاج، ہمدردی کا مبتلا شی۔

بپ: نایبنا استاد فضلی۔

لطیف: طبلہ نواز۔

عامر جنوبی: ستارہ کے مکان کا آرکیٹیکٹ۔

فیروز: عمر تیس سال کے لگ بھگ، آوارہ صفت، معمولی لباس اور شکل کا مالک لاچی۔

سین 1 ان ڈور دن

(ریکارڈنگ بوتحہ کے اندر ستارہ اور سکندر موجود ہیں۔ دونوں کا ذویث ریکارڈ ہو رہا ہے۔ ستارہ کے لیے یہ کام معمولی ہے۔ لیکن سکندر کی یہ پہلی کامیابی ہے۔ وہ نہ سمجھی ہے اور مسرور بھی۔ گانے کے دوران وہ محبت اور شکر گزاری کے ساتھ ستارہ کی طرف دیکھتا ہے۔ سکندر پہلے امترے پر لپینے میں شر ابور ہوتا ہے۔ ستارہ اس کا ماتھا پنے رومال سے پوچھتی ہے۔ یہ Gesture عاشق کا نہیں ہے بلکہ جیسے سینز آرٹسٹ نئے آنے والوں کی حوصلہ افرائی کرتے ہیں، اس طرح ستارہ اس کے ماتھے کو صاف کرتی ہے۔ جب سکندر اکیلے میں مکھڑا اٹھاتا ہے تو ستارہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہے۔ اسی دوران ششی سے سامنے آر کشڑا بھی دکھایا جاتا ہے۔ ایک طرف ڈائریکٹر ظہیر بیٹھا پاپک پی رہا ہے۔ اس کے پاس ایکٹر یعنی عاشی بیٹھی میک اپ درست کرتی رہتی ہے، جیسے سیٹ پر آئی ہو۔

(غزلِ اسلم کو لسری)

ساتھ جب ہم سفر تھا کوئی
راستہ مختصر تھا کوئی
(دل میں بتا تھا اور)
گفتگو میں اثر نہیں ہے
خامشی میں اثر تھا کوئی
دور جا کر بھی پاس رہنا
مہربان کس قدر تھا کوئی

ڈزالو

سین 2 آؤٹ ڈور دن

(ستارہ اپنی کار میں کوئی دیکھنے جاتی ہے۔ چھپلے گانے کا انٹرو میکل میوزک اس میں پر

اوور لیپ ہوتا ہے۔ کن ٹن یوٹی بختا ہے۔ ستارہ بنتی ہوتی کو بخی کا معاند کرتی ہے۔ اسے دو چار سینوں میں کش دے کر فلمایجھے۔)

کٹ

سین 3 ان ڈور دن

(فلی سٹوڈیو کا ایک منظر۔ ظہیر صاحب کی فلم کامہورت ہو رہا ہے۔ اس وقت نہایت فلی قسم کا سیٹ لگا ہے۔ عاشی سیٹ پر ہے۔ کچھ مہماں بیٹھے ہیں۔ کیسرہ میں مستعد ہیں۔ ظہیر صاحب بڑی تیزی کے ساتھ عاشی سے ہو کر کیسرہ میں تک آتے ہیں۔ ڈائریکٹر آف فونوگرافی لامنگ کر رہا ہے۔ اس بھیڑ بھاڑ میں سکندر اور ستارہ آتے ہیں۔ سکندر کے ساتھ فرنٹ Row میں بیٹھتے ہیں۔ اب ظہیر صاحب سیٹ پر آتے ہیں اور چھوٹی Self-conscious تقریر کرتے ہیں۔)

مہورت کے لیے بہت سے مہماں، کیسرہ، کواڑ کا سیٹ، ایکٹر، عاشی سب جمع ہیں۔ ظہیر اشادے سے سب کو چپ کرتا ہے۔

ظہیر: دوستو! یہ میری خوش نصیبی ہے کہ آج آپ سب میری فلم "کواڑ" کی مہورت میں شامل ہونے کے لیے آئے ہیں۔ ویسے تو اس فلم کو بنانے کا خواب میں ایک عرصے سے دیکھ رہا تھا لیکن خوش قسمتی سے میری آرزو کے کواڑ اس روز کھلے جب میڈم ستارہ نے میری فلم کے لیے گانے دینے کا فیصلہ کیا۔ ان کے وعدے کے ساتھ ہی مجھے فلم ساز آغا جمیش صاحب مل گئے، میڈم عاشی کے ساتھ کنٹریکٹ ہو گیا اور ساتھ ہی میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے سکندر جیسی فریش آوازل گئی۔ سکندر صاحب، ادھر آئیے پلیز!

(کیسرہ علیحدہ ستارہ کا ظلمی عاشی اور سکندر پر جاتا ہے۔ لوگ تالیاں بجاتے ہیں۔

کیرہ سکندر اور ستارہ پر آتا ہے۔ سکندر چاکے پینے میں ذرا مشغول ہے۔ ستارہ اسے اٹھنے کا اشارہ کرتی ہے۔ وہ اٹھ کر ظہیر تک جاتا ہے۔ ظہیر اس کے کندھے کے گرد بازو حائل کر کے کہتا ہے۔)

ظہیر: سکندر کی آواز میں وہ سارے خواب ہیں جو ہم فلمی ہیرو کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ سکندر صاحب بہت جلد ترقی کریں گے۔ اب میں ستارہ صاحبہ اور سکندر صاحب کے ڈویٹ سے اس فلم کی رسم مہورت ادا کرتا ہوں۔ آغا صاحب آئیے..... آئیے پلیز!

(اب ایک عمر آدمی جس نے گلے میں بہت سے ہارپکن رکھے ہیں، سامنے آتے ہیں، گلے سے باتھ اتار کر وہ ظہیر کو دیتے ہیں، پھر کلیپ باتھ میں لیتے ہیں۔ ظہیر آواز دیتا ہے۔)

ظہیر: کوئٹ! (اس کا استنشق بھی کہتا ہے) کوئٹ!!
(سارے میں خاموشی ہوتی ہے۔)

شارٹ کیرہ..... شارٹ ساؤنڈ..... نیک ون!

(اب آغا صاحب، نیک ون دکھا کر ایک طرف ہوتے ہیں۔ مو سیقی چلتی ہے۔ عاشی جو مظیہ قلم کی آرچ میں کھڑی ہے، آگے آتی ہے۔ وہی ڈویٹ جو ہم پہچلنے میں دیکھے چکے ہیں، اس کا کھڑا درہ رایا ہوتا ہے۔ کیرہ عاشی کو چھوڑ کر سکندر اور ستارہ پر آتا ہے۔ سکندر کے ماتھے پر پینے کے قطре ہیں۔ ستارہ اپنا ایک کھول کر اسے رومال دیتی ہے۔ سکندر اپنا منہ پوچھتا ہے۔ کیرہ ما حول اور سیٹ پر جاتا ہے۔ اب شہزادوں کے سے لباس میں مبوس ہیرو سیٹ پر آتا ہے۔ گانے کا صرف ایک اترہ فلمیا جاتا ہے۔ ڈائریکٹر اونچی آواز میں "کٹ اٹ" کہتا ہے۔)

کٹ

میں 4 ان ڈور رات

(افخار اور ستارہ ہوٹل میں بیٹھے ہیں۔ اس وقت افخار نے کلف شدہ سفید سرویٹ کی

ایک پونی بدار کھی ہے۔ وہ یہ پونی ستارہ کے سر پر مارتا ہے۔)

افتخار: ہوش..... ہوش..... عقل!

ستارہ: پتا نہیں میں تمہیں کیوں ملتی ہوں..... حالانکہ تم میں اور مجھ میں کچھ کامن نہیں ہے۔

افتخار: میں تم سے اس لیے ملتا ہوں کہ تم جیتنے آرٹ ہو اور مجھے..... وقت نے، مواقouں نے، قسمت نے کامیاب کر دیا ہے۔ میں تمہاری قدر کرتا ہوں، لیکن تمہیں کم عقل سمجھتا ہوں۔ مجھے لگتا ہے جیسے تمہیں میرے جیسے آدمی کی ضرورت ہے..... میری پروٹیکشن کی ضرورت ہے۔

ستارہ: (جو اپنے آپ میں نہیں ہے) کچھ لوگ جب تمہاری طرف دیکھتے ہیں افتخار تو ان کی آنکھوں میں جانے کیا ہوتا ہے..... وہ جس طرح چاہیں، جیسے چاہیں، جو چاہیں تم سے منواستے ہیں۔

افتخار: سنو ستارہ..... دیکھو بی! تم اور میں دو کف لنس ہیں۔ تم میں اصلی موتی لگا ہے، مجھ میں کلچر کیا ہوا موتی لگا ہے، لیکن ہم نے لوگوں کے دلوں کو ایک سانچھی کر رکھا ہے۔ سنوجان من! کف لنک کو آدمی آستین کے بازو پر فٹ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ چھوٹے کف لنک کو پتا ہے اور تمہیں معلوم نہیں۔

ستارہ: پتا نہیں تم کیسی باتیں کرتے ہوئے افتخار..... اور پتا نہیں میں تمہیں کیوں ملتے آجاتی ہوں، حالانکہ ہم دونوں ایک زبان بولتے ہیں، پر ہم ایک دوسرے کی بات نہیں سمجھتے۔

افتخار: آرٹ اور پاگل میں صرف یہ فرق ہے کہ آرٹ پاگل خانے میں نہیں ہوتا۔ تم ساری عمر آدمی آستین پر کف لنک لگانے کی لگر میں رہتی ہو..... یہ تمہاری ٹریجڈی ہے۔ اور میں نیک نیتی سے تمہیں چھانا چاہتا ہوں، پاگل خانے سے۔

ستارہ: کچھ آنکھیں ایسی ہوتی ہیں جو بوسہ دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ جب بھی وہ آپ پر پڑتی ہیں، لگتا ہے جیسے.....

افتخار: شٹاپ.....!

ستارہ:
افتخار:

مجھے یوں لگتا ہے میں کسی خواب میں داخل ہو گئی ہوں۔
خواب میں داخل ہونا اچھا ہے، لیکن خواب کو حقیقت بنانے کی آرزو کرنا حماقت
ہے۔

(محبت سے اس کا ہاتھ پڑ کر I don't mind if you fall in love) ایکن
بد قسمتی سے آرٹش لوگ عام آدمیوں کی طرح نہیں ہوتے۔ ان کی نیند، ان کا کھانا پینا،
ملانا، ملاتا، دوستی، غصہ، رنج سب عام آدمیوں سے مختلف ہوتا ہے۔ ان کے ہر تجربے سے
ایک نئی جان جنم لیتی ہے۔ ان کے تجربات پھوکے فائز نہیں ہوتے۔ تمہاری بے وقوفی کی
یہ دلیل ہے کہ تم عام عورت بن کر زندہ رہنا چاہتی ہو۔ جبکہ تمہارے لیے ہر تجربہ ایک
نئی تخلیق کا باعث ہونا چاہیے۔

ستارہ:
افتخار:

ہاں میں ایک عام عورت کی طرح محبت کرنا چاہتی ہوں..... عام عورت کی زندگی
بسر کرنا چاہتی ہوں۔

جب تم عام عورت کی زندگی بسر کرو گی تو تمہارے اندر کی آرٹش مر جائے گی۔
لیکن آرٹش کی موت سے نیا تفہیں پیدا کرنا ہوتا ہے، جو عام عورت کی موت کا
باعش بنتا ہے۔ اس طرح یہ چکر چلتا رہتا ہے۔ تم میں کبھی عام عورت مر جائے
گی، کبھی آرٹش کی موت واقع ہو گی..... کور چشم لڑکی جانتی ہے تفہیں کیا ہوتا
ہے؟

(ستارہ نفی میں سر ہلاتی ہے)

افتخار:

تیرے جیسا خوش گلو پر نہ جو اصل میں کہیں نہیں ہوتا..... خیال پر نہ..... کیا
کھائے گی آج؟

ستارہ:
افتخار:

تیرا بھیجا!

شکر الحمد للہ، میں تو سمجھا تھا، مکمل فوائد گی ہو گئی..... بیرا!

(بیرا آتا ہے۔)

ستارہ:
افتخار:

ایک چکن کارن، ایک چوپ سوئی، ایک سپرنگ چکن اور ایک فرائیڈ بیف!

انتساباً!

افتخار: میری او جڑی اونٹ جتنی ہے، فکرنا کرو۔

ستارہ: افتخار، تم بڑے اچھے ہو!

افتخار: شبہ تو مجھے بھی ہوتا رہتا ہے۔

ستارہ: چھوٹی سی عمر میں اتنے بڑے شاربن گئے لیکن تم فرعون نہیں بنے۔

افتخار: بنا ہوں یا ر..... کبھی میرے پر وڈیو سروں سے مل کر پوچھو۔

ستارہ: کیا وجہ ہے؟..... تم کیسے سمجھو تہ کر لیتے ہو زندگی سے؟

افتخار: تم میں دراصل Sense of humour کی کمی ہے۔ اس میں تمہارا قصور نہیں ہے۔ اگر تم آنسوؤں سے اس قدر قریب نہ رہو تو۔ تمہاری آواز میں بانسری کا دکھ کیسے پیدا ہوا!

ستارہ: تم بڑے پیارے آدمی ہو خدا قسم!

افتخار: زیادہ ریشہ خطی نہ ہو بلکہ ورنہ بل تمہیں ادا کرنا پڑے گا۔

ستارہ: میں تم سے مشورہ کرنے آئی تھی۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔ بتاؤنا!

افتخار: تم کو ہر وقت صرف اس بات کی احتیاط کرنی چاہیے کہ تمہاری زندگی جو تم اس گوشت پوسٹ کے ساتھ بسر کر رہی ہو، اس Reality کو اپنے خوابوں کو..... جو تمہارے اس (سر کو ہاتھ لگا کر) نوائج کے ڈبے میں خواہ ابھرتے رہتے ہیں..... الگ الگ ڈیپارٹمنٹس میں رکھو۔ کہیں روح اور جسم کے اتصال کی مت سوچنا..... یہ لمبارگڑا ہوتا ہے۔ آرٹس کے لیے..... سنگدھی! میں کے جاؤں گا، یہ سنے گی کب.....؟ سن بے وقوف! کسی قصائی اور پھول یعنی والی کی اولاد..... کسی گھڑی روح اور جسم کو بیلنڈر میں ڈال کر سونچ مت دبا دینا، اندر کا نفس مر جائے گا تیرا..... پھر رہی یعنی والے تجھے سائیکل پر رکھ کر لے جائیں گے۔ بوری میں بند کر کے.....

ستارہ: (ہنس کر) دعا کرو مجھے تم سے محبت ہو جائے افتخار!

افتخار: ہاں ہو سکتا ہے، اگر میں کوشش کروں۔

ستارہ: تو کرتے کیوں نہیں؟

افتخار: مجھے تم پر رحم آتا ہے..... اور جس پر رحم آتا ہواں سے محبت نہیں کرنی چاہیے۔
 ستارہ: افتخار! خدا قسم اگر اس بار مجھے کسی سے محبت ہوئی تو میں سب کچھ چھوڑ دوں گی.....
 گانا وانا..... سب!
 افتخار: اور کیا کرو گی؟
 ستارہ: صرف اس کی پوجا!
 (افتخار اس کے سر پر رویت کی پونی مارتا ہے۔)
 افتخار: پوجا بڑی خطرناک چیز ہے تارا..... اس میں کمی مشکل مقام آتے ہیں۔
 ستارہ: مثلاً؟
 افتخار: پوجا کروانے والا آخر ہیو من ہوتا ہے، اس کی ناگیں سو سکتی ہیں۔ وہ کب تا آلتی
 پالتی مار کر بیٹھا رہے!
 ستارہ: چپ کرو..... بکواسی بلے!
 افتخار: اچھا بہت بھی مجھے مت بلانا۔
 (میز سے گلدان اٹھا کر ستارہ کے چہرے کے ارد گرد آرتی اتنا نے کے انداز میں پھراتا
 ہے۔)

کٹ

میں 5 ان ڈور دن

(خانے کا کمرہ ستارہ اور اس کا آر کینیکٹ جنوب مکان کا نقشہ میز پر رکھے بیٹھے ہیں۔)
 جنوب: نہیں میدم، فلاں ڈور لگ رہے ہیں سب جگہ۔ آپ بے فکر ہیں۔ اور نیک کی
 شیٹ لگ جائے گی۔ آپ بے فکر ہیں۔
 ستارہ: یہ میں نے آپ کی مرضی پر چھوڑا جنوب صاحب، لیکن میں کل گئی تھی ساتھ پر۔
 میں کہہ کے آئی تھی کہ اوپ والی رینگ بدل دیجئے، گئی ہوں تو ٹھیکے دار پھر وہی
 رینگ لگوار ہاتھا۔

جنبوعہ: I will see to it. I will see to it. Don't worry yourself.

ستارہ: (نقشے پر انگلی رکھ کر) اور یہاں پینٹری میں تحری فیز کا ایک بھی پلگ آپ نے
نہیں لگوایا، یعنی جو الکٹریکنک goods ہیں، وہ کہاں لگیں گے؟

جنبوعہ: لاونچ میں میلی دیشن کے لیے ایک تحری فیز کا پلگ ہے، ایک پینٹری میں ریفریجریٹر
کے لیے۔

ستارہ: پینٹری میں تحری فیز کا ایک بھی پلگ نہیں لگا جنوبعہ صاحب، میں خود دیکھ کر آرہی
ہوں۔

جنبوعہ: میں کیسے مان لوں!

ستارہ: آپ ابھی جا کر دیکھ لیں..... آپ خود اٹرست لیتے نہیں ہیں، پچھی جنوبعہ
صاحب۔

جنبوعہ: کیسی باتیں کرتی ہیں آپ میڈم صاحبہ!

ستارہ: آپ کو دراصل کام بہت مل گیا ہے۔ ہم غریبوں کے Interest اب آپ
watch نہیں کرتے۔ کہیں آپ سینما بنا رہے ہیں۔ کہیں ہوٹل تعمیر کرو رہے
ہیں۔

جنبوعہ: آپ کی کوئی بھی بھی میڈم لاہور میں دیکھنے کی چیز ہے۔
(اس وقت عاصم آتا ہے۔ اس نے جیئر شرٹ پہن رکھی ہے)

عاصم: پابجی جی ذرا چاہی دیں کارکی۔

ستارہ: کیا کرنی ہے چاہی کارکی؟

جنبوعہ: میں مال پر جا رہا ہوں، لفت چاہیے ہو تو چلو۔

عاصم: نہیں، تھینک یو..... مجھے تو بس لبرٹی تک جاتا ہے۔

جنبوعہ: اچھا جی..... آپ ذرا Locks ضرور بھجوادیں آج منگوا کر..... میں ڈور کا بھی اور
باتی ڈورز کے بھی۔

ستارہ: ان شاء اللہ جی!

جنبوعہ: (اثنتے ہوئے) اچھا میڈم خدا حافظ..... ڈورز کے لیے Locks اور پردوں کی